50014 ـ قرض کی زکاۃ کا حکم، اور کیا وہ مال کے علاوہ نکالنا ہو گی ؟

سوال

میرے بھائی نے مجھ سے پانچ ہزار ریال اور میری بہن نے پانچ سو ریال قرض لے رکھے ہیں، میں ہمیشہ رمضان المبارك میں زکاۃ نکالتا ہوں، تو کیا میں اس قرض کی زکاۃ بھی نکالوں؟
اور کیا میں زکاۃ کی یہ رقم روزہ افطاری فنڈ میں یا پھر دعوتی سینٹر کے لیے وقف کردہ بلڈنگ میں صرف کر سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

دائمی فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے کہ:

اگر مقروض شخص تنگ دست ہو یا پھر تنگ دست تو نہیں لیکن وہ قرض کی ادائیگی میں لیت و لعل سے کام لیتا ہے، اور قرض خواہ شخص اس سے اپنا قرض وصول نہیں کرسکتا،کہ یا تو اس کے پاس اتنے ثبوت نہیں کہ وہ قاضی کے سامنے ثابت کر کے اپنا قرض واپس لے سکے، یا پھر اس کے پاس ثبوت تو ہیں لیکن ایسا حکمران نہیں ہے جو اسے اس کا حق واپس لے کر دے، جیسا کہ اس وقت بعض ممالك میں ہے کہ حقوق کی کوئی حفاظت کرنے والا نہیں، تو اس صورت میں قرض خواہ شخص پر اس وقت ہی زکاۃ واجب ہوگی جب اسے اپنا مال واپس لئے ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے۔

اور اگر مقروض شخص تنگ دست نہ ہو بلکہ مال والا ہے، اور اس سے قرض واپس لینا ممکن بھی ہو تو جب بھی اس پر سال گزرے اور وہ قرض بذاتہ نصاب تك پہنچے یا اسے دوسرے مال کے ساتھ ملانے پر نصاب پورا ہوتا ہو تو قرض خواہ پر اس کی زکاۃ ہر سال واجب ہے۔

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 191)

دوم:

جس شخص کے مال میں زکاۃ واجب ہو چکی ہو تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر شرعی مصارف میں زکاۃ کا مال صرف کرے، بلکہ اسے صرف شرعی مصارف میں ہی صرف کرنا ہو گا، اور یہ شرعی مصارف سوال نمبر (6977) کے جواب میں بیان ہو چکے ہیں۔

لہذا زکاۃ کا مال روزہ افطاری کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا، اور نہ ہی دعوتی سینٹر کے لیے وقف کردہ بلڈنگ میں صرف ہو سکتی ہے، کیونکہ یہ زکاۃ کے آٹھ مصارف میں شامل نہیں ہے جن کی اللہ تعالی نے [سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر ساٹھ میں] تحدید کی ہے۔

اور مساجد، اور مدارس کی تعمیر میں زکاۃ ادا کرنے کے عدم جواز کے کئی ایك جوابات گزر چکے ہیں، اور اسی طرح قرآن مجید کی نشرو اشاعت میں بھی جائز نہیں، لہذا آپ سوال نمبر (13734) اور (21797) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم .